السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہندہ کا نکاح عبداللہ سے ہوگیا لیکن شوہر کے ناقابل برداشت مظالم کے سبب ہندہ کی زندگی خطرے میں پڑگئی اور کسی صورت سے آپس کا بناؤ ممکن نہ ہوسکا ہندہ کے والد نے شوہر سے تسریح باحسان کے ماتحت طلاق کی التجا کی لیکن وہ ہندہ کو معلق رکھنے پر تل گیا۔ آخر مجبور ہند نے حاکم وقت کے عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دے دی۔ فیصلہ ازروئے شریعت محمدی ہندہ کے حق میں صادر ہوا لیکن پھر شوہر باز نہ آیا اور صرف ہندہ کی زندگی تلخ کرنے کے لیے منصف کورٹ سب جج اورہائی کورٹ تک برابر اپیل پر اپیل کرتا رہا لیکن ڈگری ہر عدالت میں ہندہ ہی رہی اسی طرح آٹھ سال پیہم ہندہ کی زندگی مقدمات کی پیچیدگیوں کی وجہ سے تلخ رہی۔ اوروہ برابر اپنے والدین کے گھر پر ہی۔ بہرکیف کلکتہ ہائی کورٹ کے ایک مسلم حاکم کے اجلاس میں عرصہ تک فریقین کے بیانات وشہادات پر خوب خوب غور خوض ہوتا رہا یہاں تک کہ جج موصوف نے بھی عدالت زیریں کی شہادتوں پر غور کرتے ہوئے قانون شرعیہ کی بناپر سابق فیصلوں کو صحیح تسلیم کیا اور فسخ نکاح کے حکم کو بحال رکھا۔ جب عدت گزرگئی تو ہندہ کا عقد عبدالرحمن سے ہوگا۔ لیکن عبدالرحمن کی برادری کے چند آدمی یہ کہتے ہیں کہ بلاد اسلامیہ کی مانند ہندوستان میں قضائے شرعی کا بندوبست جب تک نہیں ہے یاپنچائتی سسٹم خدا کا حکم نافذ کرنے سے قاصر ہے اس وقت تک لڑکی کے لیے نجات کی کوئی صورت نہیں فسخ نکاح اور عقد نکاح ثانی سب ناجائز ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ نکاح ازروئے شریعت جائز ہے یا ناجائزہ؟ نیز یہ کہ عدت ختم ہوجانے کے بعد تجدید نکاح کے ذریعہ ہندہ شوہر سابق کی طرف پلٹائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ جواب مدلل بیان فرمائیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی حالت میں کہ عبداللہ کے ناقابل برداشت مظالم کی وجہ سے اس کی بیوی ہندہ کی زندگی خطرہ میں پڑگئی تھی اورہندہ کا اس کے ساتھ نباہ ناممکن ہوگیا تھا ہندہ کا اس سے اطلاق کا مطالبہ شرعا صحیح اورحق تھا۔ شریعت اسلامی میں قانون نکاح کی بنا اس امر پر ہے کہ مرد اور عورت کا ازواجی تعلق جب تک اخلاقی طہارت اور محبت وصلح اور حمت وآشتی کے ساتھ قائم رہے اس کو قائم اور باقی رکھا جائے اورجب یہ تعلق دونوں میں سے کسی ایک کے لیے فساد کا سبب بن جائے۔ یامودت وحمت کی بجائے اس میں بغض وعدوات اورکراہت ونفرت داخل ہوجائے تو اس کو منقطع اور ختم کردیا جائے۔ اس اصل کے ماتحت اسلام نے مرد کو طلاق کا اختیار دیا ہے جس کو وہ بوقت ضرورت استعمال کرسکتا ہے اورعورت خلع کا حق دیا ہے۔ جس کے استعمال کی صورت یہ ہے کہ صحیح اورجائز ضرورت کے وقت جب وہ نکاح کے تعلق کو توڑنا چاہے تو مرد سے اگر وہ طلاق نہ دے خلع کا مطالبہ کرے۔ عورت کے مطالبہ پر شرعا شوہر پر فرض ہوجاتا ہے کہ وہ اس کو طلاق یا خلق دے دے۔ ارشاد ہے : فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ (سورة البقرہ : 229) وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (سورة النساء : 19) فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ (الطلاق : 6) وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ (سورة البقرہ : 231) اورآں حضرت نے ارشاد فرمایا لاضررولاضرار (الموطا) ان آیات اور حدیث کی رو سے عبداللہ کے لیے لازم اورضروری تھا کہ ہندہ کی خواہش اورمرضی کے مطابق اس کو طلاق خلع دے دیتا۔ اپنی خود غرضی اور شرارت ونفسانیت کی وجہ سے انکار کرکے وہ عنداللہ عاصی اورظالم ہوا اورجن لوگوں نے اس کو طلاق یا خلع نہ دینے پر ورغلایا اور بھڑکایا یا اکسایا اور آمادہ کیا اورکسی طرح اس کی حمایت کیا وہ بھی ظالم اورمرتکب اثم وعدوان ہوئے۔

شوہر جب عورت کے مطالبہ خلع کوپورا نہ کرے اوراس کی یہ خواہش پوری کرنے سے انکار کردے تو عورت کے لیے حق خلع سے فائدہ اٹھانے کی صورت یہ ہے کہ وہ حاکم سے مدد لے حاکم کی شرعی طور پر تحقیق اور تفتیش کرے اورجب اس پر محقق ہوجائے کہ عورت کا نباہ شوہر کے ساتھ نہیں ہوسکتا تو عورت کی خواہش کے مطابق شوہر خلع کا حکم دے۔ اگر وہ انکار کرے تو قوت کے ذریعہ اپنے حکم کی تعمیل پر اس کو مجبور کرے یا اس کے انکار کرنے کی صورت میں اپنے انکار کرنے کی صورت میں اپنے اختیار سے کام لے کر نکاح فسخ کردے۔

ایسی صورت میں کہ عبداللہ نے ہندہ کے مطالبہ طلاق یا خلع کو شرارت وخود غرضی سے ٹھکرادیا تھا۔ ہندہ کا عدالت کی طرف رجوع کرنا حق بجانب تھا کیونکہ کہ ظالم اورنالائق شوہر سے گلوخلاصی کے لیے بجز اس کے کوئی اورصورت نہیں تھی؟ اورجب ہائی کورٹ کے مسلم حاکم نے عدالت ماتحت کے شہادتوں اوربیانات پر غور خوض اوربحث تفتیش کرکے قانون اسلامی کی بنا پر عدالت زیریں کے فیصلہ کو صیح قرار دے دیا اور فسخ نکاح کے حکم کو جائز اوردرست و صحیح تسلیم کرلیا تو ہندہ عبداللہ کے نکاح سے الگ ہوگئی اودونوں کے درمیان ازواجی تعلق منقطع ہوگیا اورعدت ختم ہونے کے بعد اس کا نکاح عبدالرحمن سے صحیح اورجائز ہوا۔ د

فسخ نکاخ یا تفریق بین الزوجین سے حرمت غلیظہ نہیں متحقق ہوئی یعنی حاکم کا فیصلہ فسخ طلاق ثلثہ کے حکم میں نہیں ہے پس اگر ہندہ عبداللہ سے نکاح کرنے پر راضی ہوئی تو عبداللہ اس کو نکاح جدید اورمہر جدید کے ساتھ اپنی زوجیت میں لاسکتا تھا۔ اب بھی اگر عبدالرحمن اس کو اپنی مرضی سے طلاق دے دے تو بعد انقضاء عبداللہ اس سے نکاح کرسکتا ہے بشرطیکہ ہندہ بھی اس سے نکاح کرنے پر راضی ہوجائے۔

یہ صحیح ہے کہ ہند میں قضاء شرعی کا بندوست نہیں ہے اور یہ بھی درست ہے کہ غیر مسلم کا قضاء اور حکم مسلمان پر نافذ نہیں ہوتا۔ لیکن یہ غلط ہے کہ اگر موجودہ عدالتوں میں کوئی مسلمان حاکم اسلامی قانون کی رو سے نکاح فسخ کردے تو وہ معتبر نہیں ہوگا۔ اور عورت ومرد کے درمیان فرقت نہ واقع ہوگی اسی طرح یہ بھی غلط ہے کہ اگر پنچائتی سسٹم قائم ہوجائے تو وہ نکاح وطلاق لعان وایلاء وغیرہ کے بارے میں خدا کا قانون نافذ کرنے سے قاصر ہوگا۔ اسلامی حکومت قائم ہونے تک عبوری دور میں عہدہ قضاء کا قبول کرنا بشرطیکہ حکومت کافرہ کے باطل قوانین میں موافقت سے اجتناب کیا جائے اوراسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کئے جائیں جائز ہے۔ پس اگر موجود عدالتوں کے مسلمان حاکم شرعی قاعدے کے مطابق فیصلہ کریں توان کا حکم بھی قضائے قاضی شرعی کے قائم مقام ہوجائے گا۔ قال فی الدر المختار : (وَيَجُوزُ تَقَلُّدُ الْقَضَاءِ مِنَ السُّلْطَانِ الْعَادِلِ وَالْجَائِرِ) وَلَوْ كَافِرًا قيل : ویلستانس لذلک من قصہ یوسف علیہ السلام مع ملک مصر کما یشیر الیہ قولہ تعالی : قال اجعلنی علی خزائن الارض حفیظ علیم (واللہ اعلم)

عبدالرحمن زوج ثانی کی برادری کے کچھ لوگوں کا یہ کہنا کہ : بلاداسلامیہ کی مانند یہاں ہندوستان میں قضاء شرعی کا جب تک بندوبست نہیں یاپنچائتی سسٹم خدا کا حکم نافذ کرنے سے قاصر ہے اس وقت تک لڑکی کے لیے نجات کی

کوئی صورت نہیں ۔ فسخ نکاح اور عقد نکاح ثانی ناجائز ہے ۔

قوانین اسلام سے ناواقفی اوران کی شقاوت اورقساوت قلبی کی دلیل ہے ۔ ہندوستان میں نہیں کہاجاسکتاکہ اقامت دین کی تحریک کب بار آور ہوکر انقلاب پیدا کرے گی؟ اورقضاء شرعی کاکب بندوبست ہوگا؟ تواس عبوری اوربرزخی دورکی طویل مدت میں مظلوم اور مصیبت زدہ ہزارہا عورتیں ظالم شوہروں کا تختہ مشق نبی رہیں اوران کی ازواجی زندگی کودوزخ کا نمونہ بننے کےلیے چھوڑدیا جائے ؟اس انسانیت کش منظر اورصورت حال کوو ہی شخص گوارکرے گا جو عورتوں کی زرخرید لونڈی سمجھے گا اوراسلام کے دین یسر اورملت سمحہ ہونے کاقائل نہ ہوگا۔

میں سمجھتا ہوں کہ نہایت مجبوری اوراضطرار کی حالت میں علم برداران تحریک اقامت دین بھی موجودہ عدالتوں کے مسلم حاکم کی طرف ایسے معاملات میں مراجعت کرنے کی اجازت دینے میں تامل نہیں کریں گے ۔

صورت مسؤلہ میں عبدالرحمن کے خلاف اس کی برادری کے شوروشغب کرنے والے کذب بینانی اورافتراپردازی وتہمت تراشی سے کام لینے والے اوراس کامعاشرہ بائیکاٹ کرنے والے لوگ ان آیات کامصداق ہیں ۔

لَعنَتَ اللَّهِ عَلَى الكـٰذِبينَ ٦١ ... آل عمران إِنَّما يَفتَرِى الكَذِبَ الَّذينَ لا يُؤمِنونَ بِـٔايـٰتِ اللَّهِ ۖ وَأُولـٰئِكَ هُمُ الكـٰذِبونَ ١٠٥ ... سورة النحل وَالَّذينَ يُؤذونَ المُؤمِنينَ وَالمُؤمِنـٰتِ بِغَيرِ مَا اكتَسَبوا فَقَدِ احتَمَلوا بُهتـٰنًا وَإِثمًا مُبينًا ٥٨ ... سورة الأحزاب

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 281

محدث فتویٰ